سوال: اسلام کا مفہوم کیا ہے؟ اسلام کی امتیازی خصوصیات بیان کریں اور دین کی انسانی زندگی میں اہمیت بیان کریں۔

جواب: اسلام ایک ایسا دین ہے جس نے انسان کو انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لئے مکمل و متوازن تصورِ حیات دیا ہے۔ جو فطرتِ انسانی کے عین مطابق ہے۔ اسلام یہ بتاتا ہے کہ زندگی کس طرح بسر کرنی ہے؟ کیا اعمال کئے جائیں اور کن اعمال سے اجتناب کیا جائے۔ اسلام کسی ایسے مذہب کا نام نہیں ہے جو صرف عبادات اذکار اور چند رسوم پر مشتمل ہو بلکہ یہ وہ دین ہے جو زندگی کے ہر شعبہ پر روشنی ڈالتا ہے اور ہدایت کے نور سے منور کرتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے زمین پر اتارا جانے والا قانون ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ان الدین عند اللہ الاسلام (آل عمران: 19) بے شک دین اللہ رب العزت کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ دنیا کو اسلام کے درست تصور سے آشنا کروایا جائے تاکہ لوگوں کے دلوں میں اسلام کے بارے میں جو غلط فہمیاں پیدا ہو چکی ہیں وہ ختم ہو جائیں

اسلام کی تعریف:

اسلام کا لغوی معنی: اسلام کے حروف اصلی "س، ل، م" ہیں۔ یہ لفظ سلم سے اخذ ہوا ہے اور لغت میں اسکے چند معانی ذکر کئے گئے ہیں

1. امن و سلامتی یعنی ظاہری اور باطنی آفات سے بچنا۔
2. اطاعت کرنا یعنی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے تمام حکموں کی تعمیل کرنا۔
3. جھکنا، سپرد کرنا یعنی اپنے تمام معاملات کو اللہ کے سپرد کر دینا ہے۔

اسلام کے اصطلاحی معنی:

اصطلاح کے اعتبار سے اسلام کے معنی ہیں "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پاس سے

جو خبریں دے کر آئیں ہیں ان کی تصدیق کرنا اور ان پر عمل کرنا۔ اسلام قبول کرنے کے نتیجے میں انسان اللہ کی امان میں آجاتا ہے۔

اسلام آیات قرآنی کی روشنی میں:

قرآن پاک میں کئی مقامات پر اسلام کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۱- ان الدین عند اللہ الاسلام (آل عمران: ۱۹)

بے شک دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔

۲- ومن یتبع غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخسرین (آل عمران)

اور جس نے اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی پیروی کی وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

۳- یا ایھا الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ۔ (القرآن)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ۔

۴- ومن یسلم وجھہ الی اللہ وھو محسن فقد استمسک بالعروۃ الوثقی ط والی اللہ عاقبۃ الامور۔

اور جو شخص اپنا چہرہ اللہ کی طرف کر دے اور وہ صاحب احسان ہے پس تحقیق اس نے پکڑ لیا مضبوط رسی کو۔ اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کی طرف ہے۔

ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام ہی وہ دین ہے جس کو دے کر تمام انبیاء مبعوث کیا گیا۔

اسلام احادیث کی روشنی میں:

احادیث میں مختلف حوالوں سے اسلام کی حقیقت کو واضح کیا گیا ہے۔

۱- حضرت عبداللہ ابن عمرو نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام سے سوال کیا گیا: کہ کون سا مسلمان افضل ہے فرمایا: من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ: جس کی زبان اور ہاتھ سے باقی مسلمان محفوظ ہوں۔ (رواہ البخاری و مسلم)

۲- عبداللہ بن عمر بن الخطاب فرماتے ہیں میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سنا: بنی الاسلام علی خمس: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا (رواہ البخاری ومسلم)

اسلام کی امتیازی خصوصیات:

اسلام ایک کامل و مکمل دین ہے جس کے بارے میں اللہ رب العزت نے فرمایا کہ: الیوم اکملت لکم دینکم: آج کے دن میں نے تمہارے لیے دین کو مکمل کر دیا۔ اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب عقائد، ارکان، اخلاق و معاملات میں دین اسلام کی طرح کامل نہیں ہیں۔ ضرورت ہے کہ اسلام کے غلط پہلوؤں کو نہ صرف اجاگر کیا جائے بلکہ انہیں انفرادی اور اجتماعی زندگی کا حصہ بنایا جائے۔

۱- شرک کی نفی پر مبنی دین:

اسلام شرک کی تمام صورتوں کی نفی کرتا ہے۔ اللہ رب العزت کی ذات و صفات کے ساتھ کسی کو شریک کرنا قابل قبول نہیں بلکہ اسلام تو اسکو عقل کی توہین اور انسانیت کا زوال قرار دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو انسان کے لئے مسخر کیا، چاند، سورج، ستارے، آگ، پانی، وغیرہ وہ انسان انہی کو خالق مان کر عبادت کرتا ہے: فرمان باری تعالیٰ ہے: ان الشرک لظلم عظیم: بے شک شرک ظلم عظیم ہے۔

۲- معرفت توحید کا حامل دین:

توحید یعنی خدا کو ایک ماننا۔ ہر نبی کو اسی وحی کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ آج دنیا پر بھی یہ بات واضح ہو گئی ہے تین خداؤں کو ماننے والے بھی تثلیث میں توحید ثابت کرنے کی کوشش میں ہیں اور بت پرست بھی اپنے دیوتاؤں کو مخلوق کہنے پر مجبور ہیں کیونکہ نظام ہستی جس طریقے سے چل رہا ہے یہ اس بات پر واضح دلیل ہے

ہے کہ اس نظام کو چلانے والا کوئی ایک ہے۔ اگر ایک سے زیادہ الٰہ ہوں تو نظام درہم برہم ہو جائے۔ وما ارسلنا من قبلك من رسول إلا نوحي إليه أنه لا إله إلا أنا فاعبدون (القرآن)
آپ سے پہلے ہم نے جو بھی رسول بھیجے اسے یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں لہٰذا تم میری ہی عبادت کرو۔

بقول اقبال: ~ بیاں میں نکتۂ توحید آ تو سکتا ہے

ترے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے۔

۳۔ آسان دین: اسلام کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ تمام ادیان کو دیکھا جائے تو اسلام ایک آسان دین ہے۔ جو حدود (پابندیاں) پہلے والے ادیان پر تھیں وہ دین اسلام میں نہیں ہیں۔ جیسا کہ یہود و نصاریٰ کے لئے نماز صرف مساجد میں جائز تھی جبکہ دین اسلام میں نماز کی ادائیگی زمین کے کسی بھی پاک حصہ پر ہو سکتی ہے مسجد کی کوئی قید نہیں۔ اسی طرح اور بھی بہت سے امور میں دین اسلام میں بہت آسانیاں ہیں۔

۴۔ مکمل کتاب کا حامل دین: اسلام مکمل کتاب کا حامل دین ہے اور اس کتاب میں کوئی شک نہیں ہے فرمان باری تعالیٰ ہے: ذالك الكتاب لا ريب فيه۔ اس کتاب میں کوئی شک نہیں ہے۔ معلوم ہوا کہ قرآن پاک میں جو کچھ بھی لکھا ہے وہ خدا کی طرف سے وحی ہے جس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ فرمان ہے: انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون (القرآن) بے شک ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔

۵۔ اشاعت علم کا حامل دین: اسلام کا علم سے گہرا تعلق ہے کیونکہ جو تعلیم دین اسلام نے دی ہے وہ کسی اور مذہب میں نہیں ہے۔ اسلام جہالت کی سخت مخالفت کرتا ہے فرمان باری تعالیٰ ہے۔ هل يستوي الذين يعلمون والذين لا يعلمون (القرآن) "کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں"۔ یعنی یہ تو ناممکن ہے۔ علم انسان کو

Scanned with CamScanner

اچھے برے کی تمیز سکھاتا ہے۔ صحیح غلط کا فرق واضح کرتا ہے۔ اسلام سے قبل نہ صرف جہالت عام تھی بلکہ علم کی فضیلت سے لوگ غافل تھے۔ عرب تو پڑھ لکھ نہیں سکتے تھے بلکہ عیسائیوں میں بھی صرف پادری بائبل کے حروف سیکھ لیتے تھے۔ ہندوستان میں مہابھارت اور رامائن کے قصوں کو علم کمال سمجھا جاتا تھا۔ یورپ جہالت سے بھرا تھا۔ پھر اسلام نے علم کی سرپرستی کی اور قرآن کی پہلی آیت نازل ہوئی: اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ (العلق: ۱) "پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا" اور پھر علم کی ابتداء ہو گئی اور نبی علیہ السلام اسلام کے پہلے معلم ہوئے۔

۶۔ عملی دین ہے: اسلام ایک عملی دین ہے۔ اسلام اقوام کو علم و عمل دونوں کی طرف متوجہ کیا۔ پھر بعض لوگ دین اسلام میں توکل کا غلط مفہوم لے کر سمجھتے ہیں کہ توکل اور عمل دونوں منافی ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ انسان کی کوشش بہت ضروری ہے جب وہ اپنی طرف سے مکمل کوشش کرلے اس کے بعد وہ اپنے معاملات کو خدا کے سپرد کرے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ۝ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ (النجم) "انسان کے لئے وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی اور وہ اپنی کوشش کو ضرور دیکھے گا"۔ پھر دیکھا جائے تو بیشتر مقامات پر اللہ رب العزت نے ایمان کے ساتھ عمل صالح کا ذکر فرمایا ہے ایک جگہ فرمان ہے: وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۝ ہر ایک کے لئے اس کے عمل کے مطابق درجات ہیں

۷۔ اخلاق حسنہ کا جامع دین: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ وَمَحَاسِنَ الْأَعْمَالِ "مجھے بزرگ اخلاق اور نیک اعمال کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اسلام نے بتایا کہ برے اخلاق چار چیزوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ ① جہل ② غضب ③ شہوت ④ ظلم۔ ان سے اجتناب کیا جائے۔ اور اچھے اخلاق بھی چار چیزوں سے پیدا ہوتے ہیں ① صبر ② شجاعت ③ عدل ④ عفت ان چیزوں کو اپنی شخصیت کا حصہ بنایا ہے۔ حضور علیہ السلام کے اخلاق کے بارے میں فرمان باری تعالیٰ ہے: وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝ (القرآن)۔

Scanned with CamScanner

۸- تعصب سے پاک دین: اسلام تعصب سے پاک دین ہے۔ تعصب کہتے ہیں کہ اپنے دین کی حمایت اس طرح کرنا کہ عقل و فطرت کے اصولوں کو بھی ایک طرف رکھ دیا ہے۔ یہود و نصاریٰ کا تعصب اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری نبی بنو اسماعیل میں سے تشریف کیوں لایا۔ جبکہ اسلام اس کے مقابلہ میں جملہ انبیاء کو مانتے اور ان پر ایمان لانے کا داعی ہے

۹- عقل و فطرت پر مبنی دین: اسلام عقل و فطرت پر مبنی دین ہے اس لئے اس سے ہر طرح کے نظام کے لئے فائدہ لیا جا سکتا ہے اسلام نے قدیم تہذیبوں کو فروغ دینے اور ان کو اپنے دامن میں لینے کی کوشش کی ہے جس سے مسلمانوں کو بھی فائدہ ہوا اور عام انسانیت کو بھی۔

۱۰- اخوت پر مبنی دین ہے:

اسلام کا نمایاں پہلو اخوت ہے۔ اسلام میں جو نظیر اس کی ملتی ہے وہ تاریخ عالم میں ملنی ناممکن ہے۔ جب ریاست مدینہ کی بنیاد پڑی تو سب سے پہلے اخوت کے رشتے میں شہریوں کو باندھ دیا۔ جس سے ان کی رہائش اور خوراک کا بندوبست بھی ہو۔

بقول علامہ اقبالؒ ؎ اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں

ہندوستاں کا ہر پیر و جواں بے تاب ہو جائے

۱۱- قومیت سے بالاتر دین: اسلام نے قومیت کو جڑ سے ختم کر ڈالا۔ نسل، رنگ اور لسان کے امتیازات کو مٹا دیا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر حضورؐ نے فرمایا کہ "کسی عربی کو عجمی پر، کسی عجمی کو عربی پر، کسی کالے کو گورے پر، کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے"۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ان اکرمکم عنداللہ اتقاکم۔

۱۲- محبت تقسیم کرنے والا دین: اسلام آپس میں اتفاق و محبت سے رہنے کا درس دیتا ہے فرمان رسول ہے: لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس۔ اللہ اس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہ کرے۔ معلوم ہوا کہ حسن سلوک و محبت کی کس قدر اہمیت ہے دین اسلام میں۔

Scanned with CamScanner

اس کے علاوہ بھی بہت سی خصوصیات کا حامل دین ہے جو کہ مساوات کی تعلیم دیتا ہے فساد کی مخالفت کرتا ہے، انسانیت کے احترام کی تعلیم دینے والا عالمگیر دین ہے۔

ارشاد باری: وما ارسلنک الا رحمة للعلمین "حضور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر تمام عالم کے لئے رحمت بنا کر۔

دین کی انسانی زندگی میں اہمیت:

انسان کی زندگی میں دین ایک اہم چیز ہے دو اعتبار سے۔

(۱) زندگی گزارنے کے طریقے کے اعتبار سے دین کی اہمیت۔

(۲) مکمل نظام عمل کے اعتبار سے دین کی اہمیت۔

زندگی گزارنے کے طریقے کے اعتبار سے دین کی اہمیت:

یہ ظاہر ہے کہ دنیا میں انسان کو زندگی بسر کرنے کے لئے کوئی طریقہ درکار ہے جسے وہ اختیار کرے کیونکہ انسان درخت نہیں ہے کہ قوانین فطرت اس کی راہ طے کر دیں نہ ہی حیوان ہے جس کی راہنمائی کے لئے جبلت (Nature) کافی ہو۔ نہ وہ کوئی دریا ہے جس کا راستہ زمین کے نشیب و فراز خود معین کریں۔ بلکہ انسان کو اپنے اختیار سے خود ایک راہ اختیار کرنی پڑتی ہے۔ اس کو علم کی ایک راہ چاہئے جس پر وہ ان معلومات کو منظم کرے جسے فطرت حواس کے ذریعے اس تک پہنچاتی ہے۔ اسے فکر کی راہ چاہئے جس پر وہ اپنے اور کائنات کے ان مسائل کو حل کرے جنہیں فطرت اس کے دماغ کے سامنے تو پیش کرتی ہے مگر حل نہیں بتاتی۔ اس کو شخصی برتاؤ کے لئے، گھریلو زندگی کے لئے، معاشی معاملات، ملکی انتظامات، بین الاقوامی ربط و تعلق اور زندگی کے بہت سے دوسرے پہلو کے لئے راہ درکار ہے جس پر وہ محض ایک شخص نہیں بلکہ ایک قوم کی حیثیت سے چلے۔ اگرچہ فطرتاً اس کے مطلوب و مقصود ہیں مگر فطرت نے کوئی راستہ معین نہیں کیا۔ یہ صرف دین ہے جو اس کی سب ضروریات کو پورا کر سکتا ہے

مکمل نظام عمل کے اعتبار سے دین کی اہمیت:

زندگی کے کچھ پہلو ایسے بھی ہیں کہ جن میں انسان کو ایک راستہ اختیار کرنا ضروری ہوتا ہے۔ وہ کوئی

مستقل یا بے نیاز شعبے نہیں ہیں اس بنا پر ان میں مختلف راہیں بھی اختیار نہیں کی جا سکتی ہیں۔ زندگی بحیثیت مجموعی ایک کل ہے جس کا ہر جز دوسرے جز سے ہر پہلو دوسرے پہلو سے گہرا ربط رکھتا ہے۔ ایسا ربط جو توڑا نہیں جا سکتا ہے۔ اس کا ہر جز دوسرے جز پر اثر ڈالتا ہے اور اس سے اثر قبول کرتا ہے۔ ایک ہی روح تمام اجزاء میں سرایت کرتی ہے۔ سب اجزا مل کر انسانی زندگی بناتے ہیں۔ انسان کو زندگی کے لئے ایک راہ درکار ہے جس سے وہ اپنی پوری زندگی کو اس کے تمام پہلوؤں سمیت کامل ہم آہنگی کے ساتھ مقصودِ حیات تک لے جا سکے۔ اس کو فکر، علم، ادب، آرٹ، تعلیم، مذہب، اخلاق، معاملات، سیاست، معیشت، قانون کے لئے الگ الگ نظامات نہیں بلکہ ایک جامع نظام چاہئے۔ جس کی پیروی کر کے آدمی اور آدمیوں کا مجموعہ من حیث الکل بہترین مقصود تک پہنچے۔

دین کی اہمیت پر قرآن سے دلائل:

1. اسلام کے علاوہ ہر طریقِ زندگی خلافِ حقیقت ہے:

"کیا اللہ کے دین کے سوا دین چاہتے ہو، حالانکہ جو کچھ آسمان و زمین میں ہے اس کے سامنے جھکا ہوا ہے خوشی سے یا ناپسندیدگی سے، اور اسی کی طرف انہیں پلٹ کر جانا ہے؟" (آلِ عمران)

2. صحیح علم صرف اللہ کے پاس ہے۔ بے خطا ہدایت صرف وہی کر سکتا ہے۔

قل ان ھدی اللہ ھو الھدی - وامرنا لنسلم لرب العلمین (القرآن)

اے پیغمبر کہہ دو کہ اصلی ہدایت صرف اللہ کی ہدایت ہے۔

3. اسلام راہِ حق ہے، اس کے علاوہ عدل ممکن نہیں جس راہ پر چلے کا ظلم تک پہنچے گا۔

ومن یتعد حدود اللہ فقد ظلم نفسہ۔

جس نے مقرر کردہ حدود سے تجاوز کیا اس نے اپنے آپ پر ظلم کیا۔ (القرآن)

یہ دلائل ہیں جن کی بنا پر معقول انسان کے لئے لازم ہے کہ وہ اللہ کے آگے گردن جھکا دے اور ہدایت کے لئے اسی کی طرف رجوع کرے۔